ڈاکٹر عبدالحکیم اکبری

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری کا اصل جانشین کون؟

محترم المقام حضرت مولانا راشد الحق صاحب سمیع زید مجدکم، مدیر ماہنامہ ''الحق'' دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں آپ کا از حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے ماہنامہ ''الحق'' کے فروری کے شمارہ میں ڈاکٹر محمود الحسن عارف کے مضمون کے جواب میں میرے مضمون ''مولانا سعید احمد رائے پوریؒ۔ افکار کی روشنی میں'' ''بحث ونظر'' کے عنوان سے شامل اشاعت کیا ہے۔ مگر اسی شمارے میں ۴ ستمبر 2000ء کو مولانا سعید احمد رائے پوری کا مکتوب بنام شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کو شامل اشاعت کر کے راقم کو کچھ مزید معروضات پیش کرنے کا موقع فراہم کیا ہے امید ہے آپ اس کو بھی اگلے شمارے میں جگہ دیں گے۔

خانقاہ رحیمیہ رائے پور (انڈیا) کے بانی شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالرحیم رائے پوریؒ ہیں۔ آپ تصوف کے سلسلہ چشتیہ میں فقیہ اعظم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ جبکہ سلسلہ قادریہ میں حضرت عبدالرحیم صاحب سہارنپوریؒ کے مجاز تھے۔ جس کو مولانا عبدالحلیم اثر افغانی نے اپنی تصنیف ''روحانی رابطہ'' میں افغانی لکھا ہے مولانا عبدالرحیم سہارنپوری افغانیؒ ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء میں شہداء بالاکوٹ کے قافلۂ حریت میں ایک مجاہد کی حیثیت سے شریک تھے اور شہادت کے عظیم مرتبہ پر فائز ہوئے ہیں اور وہ حضرت عبدالغفور صاحب المعروف بہ ''سوات بابا'' (سیدو شریف مینگورہ سوات) کے خلیفہ تھے اور وہ خلیفہ تھے حضرت شیخ محمد شعیب آف تورڈھیریؒ (صوابی) کے، جبکہ وہ مجاز تھے حضرت محمد صدیق بشونڑیؒ کے (جن کا مزار پشاور میں ہے) اور وہ حضرت شیخ جنید پشاوریؒ کے خلیفہ تھے جبکہ ان کو حضرت شیخ محمد یحییٰ المعروف بہ حبیب اللہ شاہؒ (والد بزرگوار حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ) سے خلافت حاصل تھے اور شیخ محمد یحییٰ خلیفہ تھے حضرت شیخ سعدی لاہوریؒ (مزنگ لاہور) کے۔ جبکہ وہ خلیفہ تھے حضرت شیخ آدم بنوریؒ کے۔ اور انکو خلافت حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی سید احمد سرہندی سے حاصل تھی۔ یہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ بنوریہ ہے۔ مگر حضرت شیخ جنید پشاوریؒ سلسلہ قادریہ میں اپنے شیخ احمد ملتانیؒ کے مجاز تھے۔ اور پشاور اپنے مرشد کے جانشین تھے اسلئے انہوں نے سلسلہ قادریہ کو آگے بڑھایا ہے۔ اس لحاظ سے خانقاہ رحیمیہ رائے پور کا تعلق سلسلہ قادریہ سے ہے اور انہوں نے حضرت الحاج امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے سلسلہ چشتیہ میں اجازت ہونے کے باوجود سلسلہ قادریہ کو آگے چلایا ہے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم رائے

پوریؒ نے رائپور میں ایک دینی مدرسہ کی بنیاد بھی رکھی تھی جو آج بھی ''مدرسہ فیض ہدایت درگلزار رحیمی خانقاہ باغ رائے پور ضلع سہارنپور (یوپی)'' کے نام سے علم دین کی خدمت میں لگا ہوا ہے اور وہاں ہزاروں کی تعداد میں طلباء زیر تعلیم رہتے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رائے پوری (م ۱۹۱۹ء) حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ (م۱۹۲۰ء) کے ہم سبق تھے اور دونوں کا نہایت گہرا اعتماد کا تعلق تھا۔ اور جب حضرت شیخ الہندؒ نے حرمین شریفین کے سفر فرمانے کا عزم فرمایا جہاں وہ فرنگی کے قیدی بنے اور ان کو اور ان کے ساتھیوں جزیرہ مالٹا میں قید رکھا گیا۔ اس سفر پر جانے سے قبل حضرت شیخ الہندؒ نے مولانا عبدالرحیم صاحب رائے پوریؒ کو ہندوستان میں اپنی تحریک کا جانشین مقرر کیا تھا۔ آپ بیک وقت دارالعلوم دیوبند اور مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے سرپرست تھے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ کی دفات کے بعد حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ (م۱۹۶۲ء) خانقاہ رحیمیہ رائے پوری کے جانشین مقرر ہوئے تھے۔ آپ ڈھڈیاں ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ مگر آپ نے حضرت مولانا عبدالرحیم رائے پوری سے بیعت کی' تعلق کے بعد ساری زندگی خانقاہ رائے پور میں گزاری ہے۔ قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں وقتاً فوقتاً آپ مغربی پنجاب تشریف لائے تھے۔ آپ کے دور میں پاک و ہند میں خانقاہ رحیمیہ کا فیض بہت پھیلا آپ بھی دارالعلوم دیوبند اور مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے سرپرست رہے ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں آپ پاکستان تشریف لائے تھے کہ آپ کے سفر آخرت کا حادثہ فاجعہ پیش آیا اور آپ کو ڈھڈیاں ضلع سرگودھا میں دفن کیا گیا۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رائے پوری خانقاہ رحیمیہ کے جانشین بنے آپ سرگودھا میں قائم خانقاہ کے بانی بھی تھے اور رائے پور میں قائم مدرسہ کے بھی سرپرست تھے۔ حضرت مولانا عبدالعزیزؒ رائے پوریؒ کے رشتہ میں نواسہ تھے۔ ۱۹۵۰ء میں آپ نے ہندوستان سے ہجرت کر کے سرگودھا میں اقامت اختیار فرمائی تھی اور یہاں خانقاہ کی بنیاد رکھی تھی۔ جس میں وہ اپنے بزرگوں کے طرز اور طریقہ پر اپنے متوسلین کی روحانی تربیت فرماتے تھے۔ اور وقتاً فوقتاً رائے پور بھی تشریف لے جاتے تھے۔ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا سعید احمد رائے پوری جو کہ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور سے فارغ التحصیل تھے ان کو اپنے والد بزرگوار کے علاوہ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ سے بھی اجازت حاصل تھی۔ مگر بعض وجوہات کی بناء پر آپ نے اپنے چھوٹے صاحبزادے حضرت الحاج عبدالقادر عزیز کو اپنی پاسداری میں لیا اور اسکی روحانی تربیت شروع فرمائی۔ الحاج عبدالقادر عزیز ان دنوں نشتر میڈیکل کالج ملتان میں زیر تعلیم تھے ان سے مزید تعلیم کا سلسلہ منقطع کرایا گیا۔ ان کو اپنے سلسلہ کے تمام لطائف اور وظائف کی تکمیل فرما دی اور ان کو اپنی حیات سے خانقاہ رحیمیہ رائے پور اور سرگودھا میں قائم خانقاہ کا جانشین اور رائے پور میں قائم مدرسہ کا سرپرست بنایا تھا (بطور ثبوت مدرسہ رائے پور کا لیٹر کا فوٹو سٹیٹ ارسال خدمت ہے)۔ ۱۹۸۸ء میں حضرت مولانا عبدالعزیز

رائے پوری کی بیماری طوالت اختیار کرگئی۔تو الحاج ڈاکٹر عبدالقادر عزیز ہی نے اپنے والد گرامی کو رائے پور لیجانے کا پروگرام بنایا اور ساری کاغذی کاروائی انہوں نے اور انکے بڑے بھائی راؤ ظفر اقبال نے مکمل کی۔ وہ کئی دن تک وہاں مقیم رہے اور متوسلین کو اپنے فیوض سے فیضیاب فرمایا۔ بیماری سے کافی افاقہ کے بعد ان کو واپس سرگودھا لے آئے۔ اور جب یہاں ایک دفعہ پھر بیماری کا حملہ ہوا۔تو انکی گھر پر اور ہسپتال پر ساری خدمت الحاج عبدالقادر عزیز ہی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب ۳ر جون ۱۹۹۲ء ان کا وصال ہوا تو ان کی خواہش اور وصیت کے مطابق ان کی رائے پور میں تدفین کیلئے تمام سرکاری دفاتر میں مراحل الحاج عبدالقادر عزیز اور ان کے بڑے بھائی راؤ ظفر اقبال نے طے کئے۔ اور ان کو رائے پور لیجا کر انکے نانا حضرت عبدالرحیم رائے پوری کے پہلو میں دفن کرنے میں کامیاب ہوئے۔

خانقاہ رحیمیہ رائے پور کا اپنا ایک مزاج ہے جس پر اس کے جانشین حضرات اور متعلقین ومتوسلین کار بند ہیں۔اسی خانقاہ نے ہمیشہ مسلک دیو بند کے تمام مدارس، مراکز، تبلیغی جماعت، مجلس تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت وصحابہؓ کی روحانی سرپرستی فرمائی ہے اور ان کی پاسداری کی ہے۔ وہ کبھی جماعتی اختلافات اور باہمی نزاعات میں نہیں پڑے۔سیاسی نظریہ الگ مگر اس بنیاد پر انہوں نے کبھی کسی ناچاقی نہیں رکھی۔ اس لئے جیسے انہوں نے تمام اکابر دیو بند کا ادب واحترام ملحوظ رکھا ہے ان سب حضرات نے بھی کبھی ان سے مخلصانہ ربط وتعلق میں فرق نہیں آنے دیا ہے۔ سب ان کے ہاں قابل احترام تھے وہ سب کے ہاں قابل احترام تھے وہ اخلاص، تقویٰ، عبادات، سنت نبوی کی پیروی اور سب سے ہم آہنگی میں بے مثال تھے۔ یہ وضاحت اس لئے کہ تا کہ یہ واضح ہو جائے کہ مولانا سعید احمد رائے پوریؒ کے طرز عمل سے خانقاہ رحیمیہ کا کوئی تعلق نہ تھا بلکہ ان کا یہ طرز عمل خانقاہ کے متعلقین ومتوسلین کیلئے ہمیشہ تکلیف کا باعث بنا رہا۔ ان کے والد بزرگوار حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ نے تو یہ بھی فرمایا تھا کہ ''مجھ پر اس کے طریقہ اور طرز عمل کا بوجھ ہے'' مصدقہ ذرائع کے مطابق مولانا سعید احمد رائے پوری کے بھائیوں اور بیٹیوں میں سے کسی کا بھی ان کی تنظیم سے کوئی تعلق نہ تھا۔

مولانا سعید احمد رائے پوری نے ''تنظیم فکر ولی اللہی'' کی آڑ میں تمام بزرگ علماء کی مخالفت کی۔ وفاق المدارس کو بھی نقصان پہنچایا۔ ان کے اختلافی مزاج سے نہ ان کی خانقاہ محفوظ رہی اور نہ ہی حضرات رائے پوری کے خلفاء کے مدارس محفوظ رہ سکے۔ کئی خاندانوں میں آپس میں اختلافات کا باعث بنے۔ فکر ولی اللہی کا اور خانقاہ رائے پور کا چوغہ پہن کر انہوں نے مدارس میں، خانقاہوں میں پھوٹ ڈالنے کی مذموم کوشش کیں۔ جبکہ ان کی فکر کی سمجھ کسی کو نہ آئی۔ کہ وہ فکر کیا ہے؟ جس کے وہ علمبردار ہے۔ حالانکہ دارالعلوم دیو بند سے متعلق تمام مدارس اور علماء فکر ولی اللہ ہی کے وارث ہیں اور وہی انکے فکر کو اشاعت دے رہے ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁